حضرت عائشہؓ کا نکاح
چھ سال ہی میں ہوا ہے

30 حدیثیں، 11 مصلحتیں

اور 5 عالمی رکارڈ سے ثابت کیا گیا ہے

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

ناشر

مکتبہ ثمیر، مانچسٹر، انگلینڈ

Mobile (0044) 7459131157

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب۔۔حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ سال ہی میں ہوا ہے

نام مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

طباعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باراول اگست ۲۰۲۵ء

کتاب کی چھپائی کے لئے۔۔۔مکتبہ فاروق، پلڑا، یوپی

فون نمبر 0091 9548820171

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

Mobile (00 44) 07459131157

E samiruddinqasmi@gmail.com

کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ الفاروق، مقام پلڑا، شاملی

یوپی، ہندوستان

فون نمبر 9548820171 0091

اس کتاب کی خصوصیات

1	30 حدیثیں ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا نکاح 6 سال میں ہوا ہے
2	4 عالمی رکارڈ پیش کیا جارہا ہے کہ 9 سال اور پانچ سال کی بچی نے بچہ جنم دیا ہے
3	11 مصلحتوں کو ذکر کیا جارہا ہے،
4	NHS کا رکارڈ پیش کیا ہے کہ 8 سال کی عمر سے بچی بالغ ہونی شروع ہوجاتی ہے
5	دلیل نقلی اور دلیل عقلی کی بہتات ہے
6	صرف اوپر کی قرن ثانی تک کی کتابوں کا حوالہ ہے
7	کتاب بہت آسان ہے

C:\Users\pc\Desktop\hazrat aaisha\aaisha.inp 05/08/2025 19:17 PAGE 5 (1,1)

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	اس کتاب کی خصوصیات	4
	فہرست کتب	5
	حدیثوں کی بھرمار	8
	حضرت عائشہؓ کا6 سال میں نکاح حضرت ابوبکرؓ کا جذبہ عشق تھا	10
	اماں حضرت عائشہؓ کی شادی 6 سال میں ہوئی، اور رخصتی 9 سال میں ہوئی، اس پر لوگ بلاوجہ اعتراض کرتے ہیں	11
	حضرت اسماءؓ کی عمر کے ساتھ موازنہ کرنا بھی صحیح نہیں ہے	12
	حضرت عائشہؓ کو حضورؐ کے مدرسے میں جلدی داخل کرانا تھا	13
	تمام بڑے صحابہ حضرت عائشہؓ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے	15
	میں تو حضرت عائشہؓ کے والدین کو جی بھر کر دعائیں دیتا ہوں کہ انہوں نے جلدی مدرسے رسول میں داخل کرایا	17
	انگریزوں کے اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ہے	17
	عالمی رکارڈ ہے کہ بچی 8 سال کی عمر میں بالغ ہوجاتی ہے	18
	یورپ میں 9 سال کی عمر میں زنا عام ہے تو یہ لوگ ہم پر اعتراض کیسے کر سکتے ہیں	18

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	جلدی رخصتی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بے چینی تھی	19
	حضرت ابو بکر رضی اللہ نے یہ حدیث صھر ی سنی ہوگی	20
	حضرت عمرؓ کو بھی حضور ﷺ کے ساتھ دامادگی کے رشتے کا شوق پیدا ہوا	22
	عرب میں بچپنے میں نکاح کر دینے کا رواج تھا	24
	حضرت فاطمہؓ کا نکاح بھی دس سال کی عمر میں ہوا ہے	25
	ہمارے دیہات میں سات سال کی عمر میں شادی ہو جاتی تھی	27
	حضرت ابو بکرؓ نے خود ہی آگے بڑھ کر حضرت عائشہؓ کی رخصتی کرائی	28
	یہ نکاح تو خود اللہ نے کروایا ہے تو بندے کو اعتراض کا کیا حق ہے	30
	حضرت عائشہؓ کو بہت چھوٹے میں حضور ﷺ کو دکھلایا گیا	32
	حضرت عائشہ کی ماںؓ رخصتی کروانے کے لئے مچل پڑی تھیں	33
	اس لئے بھی جلدی رخصتی کی کہ حضورؐ سے حدیثوں کا اسلوب سیکھ سکیں	35
	حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ سے قرآت سیکھتی تھیں	36
	نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر [6] چھ سال ہی تھی	37
	اس حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں	38
	احادیث میں صراحت ہے کہ وقت نکاح حضرت عائشہ چھ سال کی تھی	39

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	حضرت عائشہؓ کی صراحت کہ میں بہت بچی تھی	42
	حضرت عائشہ حضور ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اس لئے وہ نو سال ہی کی تھیں	43
	سولہ سال کی عمر تھی تو رخصتی میں تین سال کی تاخیر کیوں کی	47
	حضورؐ نے حضرت عائشہ پر بے پناہ مہربانیاں کی ہیں	48
	١٦ عورتوں سے نکاح کرنے کی 5 مصلحتیں ہیں	50
	عالمی رکارڈ میں ہے کہ لینا مدینہ نے 5 سال کی عمر میں بچہ جنم دیا	53
	NHS، کا ورڈ رکارڈ یہ ہے کہ لڑکی 8 سال میں بالغ ہونا شروع ہو جاتی ہے	55
	ورڈ رکارڈ میں ہے کہ کتنی عورتوں نے 9 سال کی عمر میں بچہ جنم دیا	56
	حضور ﷺ نے 16 عورتوں سے شادی کی سب کے نام	59
	حضرت عائشہ کی پیدائش اور وفات کے بارے میں	61
	حضرت عائشہؓ کی زندگی ایک نظر میں	63
	تمت بالخیر	64

حدیثوں کی بھر مار ہے

از:۔ساجد غفرلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ،امابعد

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی ، دامت برکاتہم ،اس دور کے عبقری شخصیت ہیں ،ان کے رگ وپے میں حدیث کا عشق پنہاں ہے ،ان کے نوک قلم سے حدیث ہی نکلتی چلی جاتی ہے ، یہ ایک سمندر ہے جو حدیث وسیرت کی موجیں مارتی ہے، یہ ایک خاموش دریا ہے جو فقہ کو سیراب کرتا ہے،اور ذہن کی گتھیوں کو سلجھاتا ہے اور مطمئن کرتا ہے، یہ ابر باراں ہے جو صحراؤں کو سیراب ،اور کھیوں کو پانی دیتا ہے۔آج کے نئے پڑھے لکھوں کے دماغ میں حدیث ،فقہ، سیرت ،تاریخ کے بارے میں اشکالات پیدا ہوتے ہیں، اور ہوتے چلے جاتے ہیں ، پھر وہ شکوک وشبہات میں گھرتے چلے جاتے ہیں ،اور ارتداد کی راہ اختیار کرتے ہیں ، وہ بزرگوں پر انگلی اٹھاتے ہیں ،اور ان کی راہوں کو پس پشت ڈال کی اپنے دماغ کے بنائے ہوئے شاہ راہ پر چل پڑتے ہیں ، کیوں کہ ان کو صحیح راہ نمائی نہیں ملتی ہے، حضرت مولانا کی تحریر اتنی شستہ اور آسان ہوتی ہے کہ سارے اشکالات حل ہو جاتے ہیں ، دلیل عقلی اور دلیل نقلی کی شاہ کار ہوتی ہے، کہ اس میں انکار واصرار کی گنجائش نہیں رہتی ہے، اس لئے دور حاضر کے پیچیدہ ذہن کے آدمیوں کے لئے حضرت کی تحریر بہت مفید اور کار آمد ہے

حضرت مولانا کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے لئے حدیث لاتے ہیں قول صحابی ،اور قول تابعی سے مزین کرتے ہیں ، پھر اس وقت کے انگریزی تجربات کا نچوڑ پیش کرتے ہیں ،ان کے مسلمات ،

اور طے شدہ اصول سے استدلال کرتے ہیں، اور اصلی حقائق اس طرح پیش کرتے ہیں کہ دل و دماغ اس کو صرف قبول ہی نہیں کرتا، بلکہ ذہن میں یہی چیز راسخ ہو جاتی ہے، اسی کو صحیح سمجھتا ہے اور اسی کو مشعل راہ بنانے کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ حضرت کے یہ دونوں کمال ہیں، کہ حدیث کی بھر مار بھی ہو اور نئے ایجادات سے اس کی تائید بھی ہو۔ میں نے کم لوگوں کو ایسا دیکھا ہے جو اس طرح کی انوکھی تحریر لکھتے ہیں

اب اسی کتاب (حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ سال ہی میں ہوا ہے) کو دیکھیں کہ یہ ایک عام سیرت کی کتاب ہے، صرف تاریخی حوالے سے کام چل جاتا، لیکن حضرت نے اس میں 30 حدیثیں لائے ہیں، اور صرف اوپر کی کتابوں سے حوالہ لائے تاکہ کسی کو اشکال نہ ہو، ساتھ ہی کتنے سال میں لڑکی بالغ ہو جاتی ہے، اس کا NHS سے پورا رکارڈ پیش کیا ہے کہ آٹھ سال میں لڑکی بالغ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر گنیش بک کا عالمی رکاڈ پیش کیا کہ ساڑھے پانچ سال کی بچی نے بچہ جنم دیا ہے، یہ حوالہ ایسا مستحکم اور جامع ہے، کہ کوئی دہریہ بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا ہے، کوئی ہٹ دھرم بھی اس پر انگلی نہیں رکھ سکتا ہے، اس سے لوگوں کا منہ بند ہو جاتا ہے، اور اپنے کئے پر پچھتانے لگتے ہیں

حضرت مولانا کا یہ کمال مجھے بھاتا ہے، اسی سے میں گرویدہ ہوں، یہی وہ ستودہ صفات ہیں جن کا میں دم بھرتا ہوں، اسی وجہ سے میں حضرت کی پیشانی کا بوسہ لیتا ہوں، اور ان کے نوک قلم کو چوم لیتا ہوں

ع　　　خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

احقر ساجد غفرلہ۔۔　22-7-2025

حضرت عائشہؓ کا 6 سال میں نکاح

حضرت ابوبکرؓ کا جذبہ عشق تھا

از:۔ ثمیر الدین قاسمی، مانچیسٹر، انگلینڈ

یہاں معاملہ حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اس لئے کوئی غلطی ہوئی ہو تو معافی چاہتا ہوں

حضرت اماں عائشہؓ کی شادی 6 سال کی عمر میں ہوئی ہے، اور 9 سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اس پر لوگوں کا اعتراض ہے اس کے لئے اس مضمون میں

5 عالمی رکارڈ پیش کیا جا رہا ہے کہ نو سال اور پانچ سال کی بچی نے بچہ جنم دیا ہے

11 مصلحتوں کو ذکر کیا جا رہا ہے،

اور اس کو ثابت کرنے کے لئے 30 حدیثیں پیش کی جا رہی ہیں

اس لئے لوگوں کے اعتراض سے گھبرانا نہیں چاہئے، اور ۶ سال کی حقیقت کو مان لینی چاہئے

ثمیر الدین، قاسمی غفرلہ

اماں حضرت عائشہؓ کی شادی 6 سال میں ہوئی، اور رخصتی 9 سال میں ہوئی، اس پر لوگ بلا وجہ اعتراض کرتے ہیں

آج کل بہت سے علماء بھی کہنے لگے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی شادی سولہ سال کی عمر میں ہوئی ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں وَهِيَ **بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ**، اصل میں سِتَّةَ عَشَرَ تھا یعنی سولہ سال، تھا، راوی نے عشر کو چھوڑ دیا اور صرف سِتَّة بیان کر دیا، یعنی چھ سال کی عمر میں شادی ہوئی ہے۔ اس لئے ستة عشر کو مان لیا جائے تو سولہ سال کی عمر میں شادی ہوئی ہے لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ ایک روایت میں نہیں بلکہ ست کا لفظ دسیوں حدیث میں ہے، ان سب کو ہرگز غلط نہیں کہا جا سکتا ہے

دوسری بات یہ ہے کہ دسیوں حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی جب رخصتی ہوئی تو حضور ﷺ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلتی تھیں، غزوہ خیبر محرم ۷ ھ، مطابق مئی ۶۲۸ ء میں تشریف لے گئیں تب بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ گڑیا موجود تھی، اور حضور ﷺ نے ان گڑیوں کو دیکھ کر کئی سوالات بھی کئے، اور گڑیوں سے کھیلنا نو سال کی عمر میں ہی ہوتا ہے، اگر انیس سال کی عمر میں رخصتی مانیں تو جنگ خیبر حضرت عائشہؓ کی عمر ۲۵ سال بنتی ہے، اس وقت گڑیوں سے کیسے کھیلے گی! اس لئے ان گڑیوں والی دسیوں حدیث سے بھی یہ ماننا پڑے گا کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال اور رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال ہی تھی، ورنہ یہ تمام احادیث نص قطعی ہیں، ان نص قطعی کا انکار کرنا پڑے گا،، اس لئے یہی صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عمر نکاح کے وقت چھ سال ہی تھی

حضرت اسماءؓ کی عمر کے ساتھ موازنہ کرنا بھی صحیح نہیں ہے

کچھ حضرات نے یہ کہا ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ کی وفات ۷۳ ہجری میں سو سال کی عمر میں ہوئی ہے، اس اعتبار سے ہجرت کے وقت حضرت اسماءؓ کی عمر ۲۷ سال ہے، اور تاریخی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ حضرت اسماءؓ سے دس سال چھوٹی تھیں، اس اعتبار سے ہجرت کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۷ سال ہونی چاہئے، اور روایت میں ہے کہ پہلی ہجری میں حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہوئی ہے اس اعتبار سے حضرت عائشہؓ کی رخصتی ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی ہے، نو سال کی عمر میں رخصتی نہیں ہوئی

اس طرح کی تاویل دو وجہ سے صحیح نہیں ہے

پہلی وجہ، یہ ہے کہ یہ سب ایک قیاس ہے، اس میں صراحت کے ساتھ یہ ذکر نہیں کی گئی ہے کہ ہجرت کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر کیا تھی، صرف حضرت اسماء کی عمر پر قیاس کیا ہے، اور اس سے ایک نتیجہ اخذ کیا گیا ہے، جبکہ اس مضمون میں 30 احادیث سے صراحت کے ساتھ ثابت کیا جا رہا ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال ہی ہے،

حدیث نص قطعی ہوتی ہے، اس کا اعتبار ہے، حدیث کے مقابلے میں تاریخی روایات کا اعتبار نہیں ہے، یہ بات یاد کرنے کے قابل ہے

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت اسماءؓ جو عمر لکھی ہوئی ہے وہ اوپر کی کتابوں میں نہیں ہے، میں نے تلاش کی ہے، وہ پانچ سو بعد کی کتابوں میں ہے، اس لئے حدیث کے مقابلے میں پانچ سو سال بعد کی کتابوں کی روایت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے

C:\Users\pc\Desktop\hazrat aaisha\aaisha.inp 05/08/2025 19:17 PAGE 13 (1,1)

حضرت عائشہؓ کو حضورؐ کے مدرسے میں جلدی داخل کرانا تھا

اصل بات یہ ہے کہ پانچ سال کی عمر سے لیکر پندرہ سال کی عمر میں کوئی زبان سیکھ سکتے ہیں، اس کا اسلوب سیکھ سکتا، اس زبان کا لہجہ سیکھ سکتا ہے، پندرہ سال کے بعد زبان تو سیکھ لیگا، لیکن کما حقہ لہجہ اور اسلوب نہیں سیکھ سکتا ہے، یہ انسانی فطرت ہے، اسی طرح کوئی چیز حفظ یاد کرنی ہو تو پانچ سے پندرہ سال کی عمر ہی میں ممکن ہے، اس کے بعد بات یاد نہیں رہتی ہے، پوری دنیا میں جو بچے پورے قرآن کا حافظ بنتے ہیں، وہ پندرہ سال کی عمر ہی میں بنتے ہیں، بعد میں بہت مشکل ہو جاتا ہے، حضرت عائشہؓ کو وحی کا لہجہ سیکھنا تھا، حضور کی زبان کا اسلوب سیکھنا تھا، ہزاروں حدیثیں زبانی یاد کرنی تھی، ان کا حافظ بننا تھا، اور یہ چھ سال کی عمر ہی میں ممکن تھا، اور حضور ﷺ کے مدرسے میں داخل ہونا نکاح کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا، صرف یہی ایک راستہ تھا کہ حضور ﷺ سے نکاح کرا دیا جائے، اور آپؐ کے گھر کے مدرسے میں حضرت عائشہؓ کو داخل کر دیا جائے تا کہ وحی کا کما حقہ اسلوب بھی سیکھ سکے، قرآن بھی یاد کرے، اور حدیث کا بھی حافظہ بنے، چنانچہ باپ حضرت ابو بکرؓ نے اور اس سے بڑھ کر حضرت عائشہؓ کی ماں ام رمانؓ نے آگے بڑھ کر رخصتی کرائی، اور جلدی جلدی حضور ﷺ کے مدرسے میں داخل کرا دیا، آپ آگے ایک حدیث میں دیکھیں گے حضرت عائشہؓ کو بھی رخصتی کی خبر نہیں تھی، وہ جھولے پر کھیل رہی تھیں، اور اچانک منہ ہاتھ صاف کر کے رخصتی کرا دی اور گویا کہ حضور ﷺ کے مدرسے میں داخل کرا دیا، جلدی

رخصتی کرانے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی

پھر حضرت عائشہؓ انتہائی ذہین خاتون تھیں، اس لئے یہ حافظ حدیث بنیں، وحی کا اسلوب سیکھا، اور تمام صحابہ میں عورتوں میں سب سے بڑے حافظ حدیث، اور فقیہ بن گئیں، حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد سب سے زیادہ حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے، 2210 حدیثیں حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ کے بعد ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثیں 5374 ہیں۔ اور کمال کی بات یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ محدیث ہیں، اور حضرت عائشہؓ محدث بھی ہیں اور فقیہ بھی ہیں بڑے بڑے صحابہ حدیث سیکھنے کے لئے حضرت عائشہؓ کے پاس آیا کرتے تھے اتنی بڑی فقیہ بن گئیں

اس عبارت دیکھیں کہ حضرت عائشہ صحابہ میں سے سب سے بڑے فقیہ تھیں

1.....عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: »كَانَتْ عَائِشَةُ، أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ(مستدرک للحاکم، ذکر الصحابیت من ازواج النبی ﷺ، نمبر 6748)

ترجمہ: حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صحابہ میں سے سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ جاننے والی، اور رائے کے اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر رائے والی تھیں

اور یہ اس لئے ہوا کہ حضرت عائشہؓ کو نو سال کی عمر میں رخصتی کرا کر حضور ﷺ کے مدرسے میں داخل کر دیا گیا

تمام بڑے صحابہ حضرت عائشہؓ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے

نو سال کی عمر میں، یعنی بچپنے میں رخصتی ہونے کا فائدہ یہ ہوا کہ حضرت عائشہ تمام بیویوں میں سب سے بڑی عالمہ بنیں، اور اتنی بڑی محدثہ بنیں کی بڑے بڑے صحابہ کرام ان سے حدیث سیکھتے تھے، اور مسئلہ بھی پوچھتے تھے

۔ اس حدیث میں دیکھیں کہ حضرت اسودؒ جیسے محدث حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھ رہے ہیں

2۔۔۔عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: »كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ، فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ المُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ، اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ (بخاری شریف، بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ، نمبر 1146)

ترجمہ : حضرت اسودؒ حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رات میں حضور ﷺ نماز کس طرح پڑھتے تھے، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا رات کی ابتدائی حصے میں سو جایا کرتے تھے، اور آخیر رات میں بیدار ہوتے تھے، اور نماز پڑھتے تھے، پھر چارپائی پر لیٹ جاتے تھے، پھر جب مؤذن آذان دیتے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوتے، اگر آپؐ غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرما لیتے، ورنہ صرف وضو کر کے نماز کے لئے باہر نکل پڑتے

اس حدیث میں دیکھیں کہ حضرت عائشہ کتنی بڑی فقیہ ہیں کہ ان سے حضور ﷺ کے گھریلو معمولات کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں

اس دوسری حدیث میں بھی دیکھیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کس طرح حضرت عائشہؓ سے ماں کہہ کرلجاجت کے ساتھ غسل کن اسباب سے لازم ہوتا ہے وہ اسباب پوچھ رہے ہیں

3۔۔۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ,قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ ,قَالَتْ: »إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ (دار قطنی باب القبلۃ للصائم ،نمبر 2295)

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا، وہاں ایک آدمی موجود تھا، انہوں نے پوچھا کہ میری پیاری ماں کس بات کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ دونوں کے ختنے کی جگہ مل جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے

یہ کتنا باریک اور گھریلو مسئلہ ہے جو صرف بیوی ہی جان سکتی تھی، اس کو حضرت عائشہؓ جیسی فقیہ سے پوچھا، اور اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ حضرت عائشہ بچپنے میں حضور ﷺ کی حرم میں داخل ہوئیں تو ان مسائل کا ان کو علم ہوا

انہیں عالمہ اور محدثہ بننے کے جذبے سے حضرت عائشہ کے والدین نے حضرت عائشہؓ کو چھ سال کی عمر میں نکاح کرایا، اور نو سال کی عمر میں رخصتی کرادی۔ اور اس کا اتنا بڑا فائدہ ہوا کہ حضرت عائشہ پوری امت کی فقیہ بنی، فللہ الحمد

اس لئے کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے

میں تو حضرت عائشہؓ کے والدین کو جی بھر کر دعائیں دیتا ہوں کہ انہوں نے جلدی مدرسے رسول میں داخل کرایا

میں تو حضرت عائشہؓ کے باپ حضرت ابو بکرؓ کو اور ان کی ماں حضرت ام رمانؓ کو بہت دعائیں دیتا ہوں، کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بچپنے میں رخصتی کی اور حضور ﷺ کے گھر میں ہر قسم مسائل کو پڑھنے کا موقع ملا، خاص کر گھریلو مسائل کو غور سے پڑھا، اور امت کے لئے فقیہ بن کر کے ایک طویل زمانے تک امت کی خدمت کی، اگر بچپنے میں رخصتی نہیں ہوتی تو حدیث کی اتنی مقدار حفظ نہیں کر پاتیں، جیسے دوسری بیویاں نہیں کر پائیں، اور امت اتنے بڑے فقیہ سے محروم ہو جاتی، اس لئے حضرت عائشہؓ کے والدین کو اس جلدی رخصتی پر جی بھر کر دعائیں دیتا ہوں

انگریزوں کے اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ہے

یہ جو نئے پڑھے لکھے لوگ یہ الزم لگاتے ہیں، کہ نعوذ باللہ حضور ﷺ نے ایک چھوٹی سی بچی پر ظلم کیا، تو یہ اعتراض اس لئے غلط ہے، کہ صحیح حدیث میں ہے کہ خود اللہ تعالی نے بچپنے میں حضرت عائشہؓ کی شادی کرائی ہے، اور ریشم کے کپڑے میں حضرت عائشہؓ کی صورت دکھلائی ہے، تو پھر نعوذ باللہ اللہ تعالی ہی پر الزام آجائے گا، کہ اللہ تعالی نے اس بچی پر ظلم کیا ہے۔ بتائے یہ کتنی بڑی بات ہوگی۔ یہ حدیث آگے آرہی ہے

عالمی رکارڈ ہے کہ بچی 8 سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہے

آگے عالمی رکارڈ پیش کر رہا ہوں کہ عورت آٹھ سال سے بارہ سال کی عمر میں بالغ ہونا شروع ہو جاتی ہے، اس لئے اگر ۹ سال کی عمر میں کئی مصلحتوں کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کی رخصتی کردی گئی ہے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے، ہاں وہ بالغ نہیں ہوئی ہوتی تو اب اعتراض تھا کہ نابالغ لڑکی کی کیسے رخصتی کردی گئی

یورپ میں 9 سال کی عمر میں زنا عام ہے
تو یہ لوگ پر اعتراض کیسے کر سکتے ہیں

یورپ میں عورتیں بالکل آزاد ہوتی ہیں، یہاں شرم وحیا نہیں ہوتی، اس لئے نو سال کی عمر میں زنا کاری عام ہوتی ہے، اسی لئے یہاں سولہ سال سے کم عمر کے زنا پر مردوں کو بہت سخت سزا دی جاتی ہے، اس لئے جس قوم میں نو سال اور آٹھ سال کی عمر میں زنا کرنے کا رواج عام ہو وہ لوگ حضور ﷺ پر کیا الزام ڈال سکتے ہیں، اور اگر ڈالتے ہیں تو یہ زبردستی والا الزام ہے۔ اس لئے ہمارے علماء کو اس سے متاثر نہیں ہونا چاہئے، اور اس کے بیجا اعتراض کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کی عمر کو انیس سال تک نہیں لیجانا چاہئے۔۔ میری یہ مؤدبانہ گزارش ہے

اس پورے مضمون میں 27 احادیث سے ثابت کیا جائے گا کہ یہ نکاح کیوں ہوا، اور یہ بھی ثابت کیا جائے گا کہ حضور ﷺ نعوذ باللہ ہرگز ہرگز عیاش نہیں تھے، بلکہ 11 بڑی بڑی مصلحتوں کی وجہ سے یہ نکاح ہوا ہے

جلدی رخصتی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بے چینی تھی

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا میں اتنے بڑے سچے عاشق کوئی اور نہیں گزرے ہیں جتنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے ہر چیز حضور ﷺ پر قربان کردی، اور آخر اپنی چھوٹی سی بچی کا بھی نذرانہ پیش کر دیا، یہ بات کہنا بہت آسان ہے لیکن کر گزرنا بہت مشکل ہے
میرا خیال ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث سنی ہوگی کہ آخرت میں کوئی نسب، یا کوئی رشتہ کام نہیں آئے گا، لیکن حضورؐ کا رشتہ کام آئے گا، اب حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ میں تو حضور کے رشتہ میں کوئی نہیں ہوں، میں انکے قریبی خاندان کا بھی نہیں ہوں تو قیامت میں میرا کیا ہوگا،، اب دیکھا کہ ایک ہی راستہ ہے کہ میں اپنی بچی کو حضور کے نکاح میں دے دوں، اور کل قیامت میں حضورؐ کا خسر بن جاؤں، یہ ایک بہترین طریقہ ہے جس سے میں حضور کے رشتہ میں داخل ہو جاؤں گا

جب حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو حضرت عائشہؓ کے بارے میں نکاح کا پیغام دیا تو یہ خبر سنتے ہی وہ مچل پڑے کہ حضور کی خدمت کا یہ بہت اچھا موقع ہے، اور آپ کی رشتہ داری میں شامل ہونے کا یہ اچھا موقع ہے بس اس سوچ کے آتے ہی انہوں نے دیر نہیں کی، یہ عشق اتنا تیز ہوا کہ ہجرت سے دو سال پہلے ہی نکاح کر دیا، اور جلد سے جلد حضور کے رشتے میں شامل ہو گئے
اس لئے یہ کہا جائے گا کہ یہ صرف نکاح نہیں تھا بلکہ حضرت ابو بکرؓ کے ذوق جنوں کی تکمیل تھی، ایک باپ کو ہی یہ جنون تیار ہو [، اور بہت ہی اچھا جنون ہو] تو ہم جیسے بے عشقوں کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے

حضرت ابوبکر رضی اللہ نے یہ حدیث صھر ی سنی ہوگی

حضرت ابوبکرؓ نے یہ حدیث سنی ہوگی کہ قیامت میں حضور کا رشتہ کام آئے گا۔

حدیث یہ ہے۔

4.....عَنِ الْمِسْوَرِ،..... رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " .... وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي، وَسَبَبِي، وَصِهْرِي "،َ (مسند احمد، باب، حدیث مسور بن مخرمہ، نمبر 18907) مستدرک للحاکم، ذکر مناقب فاطمہ، بنت رسول ﷺ نمبر 4747)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے نسب کے ساتھ جن کا تعلق ہے، یا میری رشتہ جن کے ساتھ ہو، یا میرے ساتھ دامادگی کا رشتہ ہے، وہ کام آئے گا

جیسے ہی یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کے زبان مبارک سے سنی تو دیکھا کہ حضورؐ کے نسب کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابوبکر قریش کے تو تھے لیکن دور کے نسب کے تھے، تو انہوں نے فورا یہ سوچا کہ میں ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق قائم کر لوں، اور صھر، یعنی دامادگی کا رشتہ قائم کر لوں، اور اس کی ایک صورت ہے کہ میں اپنی بچی چاہے چھوٹی ہی صحیح حضور ﷺ کے نکاح میں دے دوں، اور میں حضور ﷺ کا خسر بن جاوں، اور رشتہ دار بن جاؤں، تا کہ یہ رشتہ داری مجھے قیامت میں کام آئے

یہ سوچ کے آتے ہی حضرت ابوبکرؓ نے ایک دن کی بھی تاخیر نہیں کی، اور فورا اپنی بیٹی کا نکاح حضور

ﷺ سے کر دیا

یہ ہے حضرت ابو بکرؓ کے رشتہ داری کا وہ شوق جس کی وجہ سے اس ننی منی بچی کی کا نکاح ہوا ہے

ع

دو عالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ نے شوق میں نکاح کیا، جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں وہ بالکل غلط خیال کرتے ہیں

حضرت عمرؓ کو بھی حضور ﷺ کے ساتھ دامادگی کے رشتے کا شوق پیدا ہوا

حضور پاک ﷺ سے خاندانی نسبت ، اور دامادگی کی نسبت ہونا بہت بڑی بات ہے، چنانچہ سیرت کی کتابوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے صرف اس لئے حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ سے نکاح کیا کہ یہ رشتہ قیامت میں کام آئے گا۔ حال آنکہ اس وقت حضرت ام کلثوم بنت علی بہت چھوٹی تھیں ، دس سال سے کم کی تھیں

اس کے لئے عمل صحابی یہ ہے

5....زوجه، فدعا أم كلثوم وهي يومئذ صبية ...، فقيل: يا أمير المؤمنين ما كنت تريد إليها وهي صبي صغيرة ؟قال عمر بن الخطاب : إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: كل سبب منقطع يوم القيامة إلا سببى ، فأردت أن يكون بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم سبب صهر.(سیرہ ابن اسحاق، تزوج عمر بن الخطاب ام کلثوم بنت علیؓ، ص 275)

ترجمہ: حضرت علیؓ نے حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دی، حال آنکہ ام کلثوم بچی تھیں ۔۔امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا یہ تو چھوٹی بچی ہے، پھر بھی آپ کیوں شادی کرنا چاہتے ہیں ؟، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن سارے خاندانی اسباب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے سبب کے (میرے خاندانی سبب کے) اس لئے میں چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ اور میرے درمیان دامادگی کا رشتہ قائم ہو جائے

اس عمل صحابی میں تین باتیں ہیں

ا۔۔۔ایک یہ کہ حضور ﷺ سے رشتہ قائم کرنے کے لئے صحابہ تڑپتے تھے، کیونکہ وہ قیامت میں کام آئے گا۔ جس کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے جلدی کی اور ام کلثوم بنت فاطمہؓ سے بچپنے میں ہی نکاح کیا

۲۔۔۔اور دوسری بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بچی چھوٹی ہو، دس سال سے بھی کم ہو تب بھی بوڑھے سے نکاح کرنا کوئی معیوب نہیں تھا، یہ عام رواج تھا، کیونکہ۔وھی صبی صغیرۃ کا ترجمہ ہوگا، چھوٹی بچی جو تقریبا دس سال سے کم کی بچی ہونی چاہئے ۔۔اس لئے چھ سال کی عمر میں حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو اس زمانے میں یہ کوئی عیب کی بات نہیں تھی

۳۔۔۔اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی، نکاح کے وقت حضرت عمرؓ کی عمر ساٹھ سال تھی، اور حضرت ام کلثوم کی عمر دس سال کے اندر ہے، جس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی بچی کا نکاح بوڑھے مرد سے ہو یہ حضور ﷺ کے زمانے میں معیوب نہیں تھا

عرب میں بچپنے میں نکاح کر دینے کا رواج تھا

یہ تو جب سے کالج میں پڑھنے کا رواج ہوا، اور بے پناہ جہیز لینے کا رواج ہوا تب سے شادی کرنے میں تاخیر کرنے لگے ہیں، کیونکہ کالج اور یونیورسیٹی کی پڑھائی میں ۲۲ سال کی عمر گزر جاتی ہے، پھر تلاش کرنے میں دو سال گزر جاتے ہیں ،اس لئے ۲۴ سال کے بعد ہی شادی ہوتی ہے، اور یورپ میں تو تیس تیس سال کے بعد شادی کر پاتے ہیں، اور اس سے پہلے لڑکا اور لڑکی دونوں حرام کاریوں میں ڈوب چکے ہوتے ہیں۔الامان والحفیظ۔

ورنہ عرب کے پرانے معاشرے کو دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ حضرات اپنے بچوں کی شادی بچپنے میں کر دیا کرتے تھے، تا کہ کسی گناہ میں مبتلاء نہ ہوں، اور ہوش سنبھالتے ہی میاں بیوی دونوں اپنا گھر بسانے کی فکر کریں

حضرت فاطمہؓ کا نکاح بھی دس سال کی عمر میں ہوا ہے

عام روایت یہ ہے کہ حضرت فاطمہ کی پیدائش ۲۰ جمادی الثانی ۵ سال نبوی، مطابق ۶۔ اپریل ۶۱۴ء بروز سنیچر ہے

اور حضرت فاطمہ کا نکاح یکم ذی الحجہ ۲ ہجری، مطابق ۲۵ مئی ۶۲۴ء بروز جمعہ، دس سال کی عمر میں۔

۔حضرت فاطمہ کی وفات ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری، مطابق ۲۵ اگست ۶۳۲ء بروز منگل ۱۹ سال کی عمر میں وفات ہے

شیعہ اور سنی دونوں کی و یکی پیڈیا میں حضرت فاطمہؓ کی پیدائش حضور ﷺ کی نبوت کے پانچ سال بعد حضرت فاطمہ کی پیدائش لکھی ہے، اور نکاح دو ہجری میں ہے اس اعتبار سے کل دس سال کی عمر میں حضرت فاطمہؓ کا نکاح ہے

دوسری روایت ہے کہ حضور ﷺ کی عمر ۴۱ سال کی تھی اس وقت حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں، یعنی ایک نبوی، مطابق اگست ۶۱۰ء میں حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئی ہیں، اس اعتبار سے ۱۴ سال کی عمر میں حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی سے ہوئی ہیں

اس کے لئے عبارت یہ ہے

6۔۔اَ۔ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا، وُلِدَتْ سَنَةَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ مِنْ مَوْلِدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دلائل نبوہ، للبیھقی، بَابُ مَاجَاءَ فِی تَزَوُّجِ رَسُولِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَدِيجَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا،، جلد ۲، ص ۷۰)

اس اعتبار سے حضرت فاطمہ کی شادی ۱۴ سال کی عمر میں ہوئی ہے

ایک روایت یہ بھی کہ حضرت فاطمہ کی پیدائش نبوت سے پانچ سال پہلے ہے اس اعتبار سے حضرت فاطمہؓ کی عمر نکاح کے وقت ۲۰ سال بنتی ہے، لیکن عام کے اعتبار سے حضرت فاطمہ کی عمر نکاح کے وقت ۱۴ سال سے زیادہ نہیں بنتی ہے، اس لئے کہا جاسکتا ہے حضور ﷺ کے زمانے میں بچیوں کا نکاح کرادینا عام تھا، اسی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ نے چھ سال کی عمر میں حضرت عائشہؓ کا نکاح کرادیا۔

ہمارے دیہات میں سات سال کی عمر میں شادی ہوجاتی تھی

ہمارے دیہات میں [جھارکھنڈ میں] عموما ۱۰ سال کی عمر میں شادی ہوتی تھی ، ۱۳ سال کی عمر میں رخصتی ہوجاتی تھی ، میری بھانجی کا نکاح صرف چار سال کی عمر میں ہوا تھا ، میرے بہنوئی نے بچی کو اپنی گود میں لیکر خود بہنوئی نے نکاح پڑھا تھا ، کیونکہ بچی صرف چار سال کی تھی ،

میرے گاؤں میں بھی کئی واقعات ہوئے کہ صرف چار سال کی بچی کا نکاح ہوا اور نکاح اس کے باپ نے پڑھا ، پھر دس سال کے بعد رخصتی [گونا] کی ، اور پندرہ سال کی عمر میں وداعی دی

ہمارے بچپنے میں پورے علاقے میں ہندو اور مسلم کا یہ رواج تھا کہ سات سال میں شادی ہوتی ، اور تین سال کے بعد تین بچھرا [یعنی تین سال میں] گونا ہوتا ، یعنی رخصتی ہوتی ، پھر چودہ سال کی عمر میں پہلی بیداگی ہوتی [یعنی دوسری رخصتی ہوتی] ، پھر پندرہ سال کی عمر میں ، دوسری بیداگی ہوتی ، پھر سولہ سال کی عمر میں لڑکی سسرال میں بستی ، یعنی دیر تک رہنے لگتی ، یہ میرے علاقے کا رواج تھا اور میں اس کا شاہد ہوں ، اس لئے بچپنے میں شادی کوئی نئی بات نہیں ہے

حضرت ابو بکرؓ نے خود ہی آگے بڑھ کر حضرت عائشہؓ کی رخصتی کرائی

حدیث کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ اتنی جلدی رخصتی کرنا نہیں چاہتے تھے، لیکن حضرت ابو بکرؓ اور ان کی بیوی ام رومان حضورؐ کے گھر کو اپنا گھر سمجھتے تھے، بلکہ اپنے گھر سے بھی زیادہ اہمیت دیتے تھے ،اس لئے حضورؐ کے گھر میں کوئی کمی ہو اس کو برداشت نہیں کرتے تھے

حضرت ابو بکرؓ دیکھ رہے تھے کہ گھر میں ۶۰ سال کی حضرت سودہؓ ہیں جو بوڑھاپے کی عمر میں ہیں ،ان سے گھر کا پورا کام نہیں ہو رہا ہے، حضور کے گھر میں حضرت فاطمہؓ بھی تھیں جن کی عمر اس وقت نو ۔ دس سال ہی تھی ، ان کی حفاظت ، اور ان کا تعاون بھی ایک مسئلہ تھا، حضور روزانہ تبلیغ میں جاتے تھے، اور لوگ آپ کے گھر پر مہمان بن کر آتے تھے، ان کے کھانے پینے کا انتظام، ان کی مہمان نوازی بھی ایک مسئلہ تھا

اس لئے حضرت ابو بکرؓ نے چاہا کہ میری بیٹی کی رخصتی ہو جائے گی تو کچھ کام حضرت عائشہؓ کر لے گی ، کیونکہ نو سال کی بچی ذہین ہو تو کافی کام کر لیتی ہے، اور بڑی بات یہ ہو گی کہ ان کی ماں ام رومانؓ بے محابہ حضورؐ کے گھر میں جائے گی ، اور گھر کا پورا کام سنبھال لے گی ، اب اس سوچ کے آتے ہی حضرت ابو بکر مچل پڑے ، اور حضورؐ سے کہا کہ آپ رخصتی کیوں نہیں کرتے ، تو حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس مہر دینے کی رقم نہیں ہے، تو حضرت ابو بکرؓ نے فورا مہر کے لئے ساڑھے بارہ اقیہ، یعنی 500 درہم حضورؐ کو پیش کر دی ، اور حضورؐ نے جیسے ہی اس کو لیا تو ام رومان نے کسی

کو خبر بھی نہیں دی، بلکہ خود حضرت عائشہ کی بھی نہیں بتایا اور بلا کر رخصتی کر دی

اس کے لئے اس حدیث کو دیکھیں

7۔۔۔قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَبْنِيَ بِأَهْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الصَّدَاقُ« فَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا ، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَبَنَى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي هَذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ (مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الصحابیات من ازواج النبی ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر 6716))

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کو پوچھا کہ حضور نے آپ کی رخصتی کب کروائی۔۔۔حضرت ابوبکرؓ نے حضور سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپ اپنی گھر والی کی رخصتی کیوں نہیں کر لیتے؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ مہر دینے کی مجبوری ہے، تو حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کو ساڑھے بارہ اوقیہ پیش کر دی، اس رقم کو حضورؐ نے مجھے دی، اور حضورؐ نے میرے اسی گھر میں رخصتی کی جس میں اس وقت میں ہوں۔

اس حدیث میں دیکھیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کس طرح حضور ﷺ کو ساڑھے بارہ اوقیہ، پانچ سو درہم چاندی حضور کو صرف اس لئے دی کہ آپ حضرت عائشہؓ کا فوری مہر ادا کریں، اور جلدی سے رخصتی کر لیں۔

یہ نکاح تو خود اللہ نے کروایا ہے
تو بندے کو اعتراض کا کیا حق ہے

حضور ﷺ تو بالکل نہیں چاہتے تھے کہ ابھی اس بچی سے نکاح ہو لیکن دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لیکر آئے کہ حضرت عائشہ آپ کی بیوی ہیں، ان کے والدین راضی ہو جائے تو بچپنے کی وجہ سے انکار نہیں کیجئے گا، اشارے اشارے میں ہاں کر دیجئے گا، اس میں بہت ساری مصلحتیں چھپی ہوئی ہیں، جو صرف اللہ جانتے ہیں

جب خدا ہی بار بار نکاح کرنے کا حکم دیں تو بتائے کہ حضور ﷺ کس طرح انکار کرتے۔ اس حکم خداوندی کے باوجود کوئی اعتراض کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول کے راز و نیاز سے واقف نہیں ہے

اس حدیث میں ہے کہ دوبار اشارہ کیا گیا کہ آپ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے ہوگا

8.....عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: " أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ (بخاری شریف، بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا، نمبر 3895)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے دو مرتبہ خواب میں تم کو دکھلایا گیا، میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ریشم کے ایک ٹکڑے میں ہو، اور یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ

تمہاری بیوی ہوگی، جب میں نے اس کو کھولا تو وہ، تم ہی تھی، تو میں نے دل میں کہا اگر یہ بات اللہ کی جانب سے مقدر ہے تو ہو کر رہے گی۔

یہ یاد رہے کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، اس لئے گویا کہ آپ کو وحی کے ذریعہ یہ بات دو مرتبہ بتائی گئی کہ حضرت عائشہ حضور ﷺ کی بیوی ہوگی۔ اس لئے جب اللہ نے حضرت عائشہؓ کا نکاح کروایا تو کسی کو بھی اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

یہ خواب حضور ﷺ کو اس وقت دکھلایا گیا جب حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ نے حضرت عائشہؓ کی چھ سال کی عمر میں حضور ﷺ کو نکاح کرنے کا گویا کہ حکم دیا، اس لئے حضرت عائشہ کی بچپنے کی عمر میں شادی کرنے پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت عائشہؓ کو بہت چھوٹے میں حضور ﷺ کو دکھلایا گیا

اس حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کو حضرت عائشہ کو دکھلایا گیا ہے اس وقت حضرت عائشہ بہت چھوٹی تھیں

اس کے لئے اس حدیث کو دیکھیں

9....عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ خَدِيجَةُ حَزِنَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعَائِشَةَ فِي مَهْدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ حُزْنِكَ وَإِنَّ فِي هَذِهِ لَخَلَفًا مِنْ خَدِيجَةَ، ثُمَّ رَدَّهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ إِلَى بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَيَقُولُ: »يَا أُمَّ رُومَانَ، اسْتَوْصِي بِعَائِشَةَ خَيْرًا وَاحْفَظِينِي فِيهَا ِ (مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الصحابیات من ازواج النبی ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر 6716)

ترجمہ: حضرت حبیبؒ نے فرمایا کہ جب حضرت خدیجہ کی وفات ہوئی تو حضور کو اس پر بہت غم تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت عائشہ کو ایک جھولے میں لائے، اور فرمایا کہ یا رسول اللہ اس سے کچھ غم کم ہو جائے گا، اور یہ خاتون حضرت خدیجہؓ کا کچھ بدل بن سکتی ہے، پھر واپس لے گئے، حضور ﷺ گاہے گاہے حضرت ابوبکرؓ کے گھر آیا کرتے تھے، اور حضرت عائشہ کی ماں ام رومان سے کہتے حضرت عائشہؓ کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنا، اور میرے لئے ان کو محفوظ رکھنا

اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہ چھوٹی تھیں اس وقت حضرت جرائیل کسی ڈبیا کی صورت میں حضرت عائشہؓ کو دکھلایا،

حضرت عائشہ کی ماںؓ
رخصتی کروانے کے لئے مچل پڑی تھیں

جب حضرت عائشہؓ کی والدہ محترمہ ام رومانؓ کو رخصتی پر حضور کی رضامندی کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے نہ تو حضرت عائشہؓ کو بتایا، اور نہ پڑوس کو خبر دی، حضرت عائشہؓ جھولے پر کھیل رہی تھیں، ان کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے، ان کو آواز دیکر بلایا، منہ دھلایا، کنگھی کی اور دو چار عورتیں مل کر حضورؐ کے گھر پہنچا دیا، حضرت ام رومان کو اتنی جلدی تھی کہ خود دلہن کو بھی نہ بتا سکی کہ تمہاری رخصتی ہو رہی ہے

اس کے لئے یہ حدیث دیکھیں

10.....عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنهَا، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ..... فَأَتَتْنِى أُمِّى أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّى لَفِى أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِى صَوَاحِبُ لِى، فَصَرَخَتْ بِى فَأَتَيْتُهَا، لاَ أَدْرِى مَا تُرِيدُ بِى فَأَخَذَتْ بِيَدِى حَتَّى أَوْقَفَتْنِى عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّى لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِى، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِى وَرَأْسِى، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِى الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِى البَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِى إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِى، فَلَمْ يَرُعْنِى إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِى إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ (بخاری شریف، بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا، نمبر 3894)

ترجمہ : حضورؐ نے مجھ سے چھ سال کی عمر میں شادی کی ہے ۔۔۔ میری ماں ام رومان آئیں ، میں اس وقت جھولے میں کھیل رہی تھی ، اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ تھیں ، میری ماں نے مجھے آواز دی ، میں پاس آئی ، مجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا کیا کام ہے ، میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر بیٹھا دیا ، میرا سانس پھول رہا تھا ، تھوڑی دیر بعد کچھ سکون ہوا ، تو کچھ پانی لیکر میرے چہرے ، اور میرے سر کو پوچھا ، پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں ، وہاں گھر میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں ، انہوں نے دعا دیتے ہوئے کہا کہ خیر اور برکت ہو ، اور اچھا نصیب لیکر آئی ہو ، میری ماں نے مجھے ان عورتوں کے حوالے کیا ، انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا ، پھر اچانک حضورؐ چاشت کے وقت تشریف لائے ، اور مجھے ان کے حوالے کر دیا ، اس وقت میری عمر نو سال کی تھی ۔

اس حدیث میں دو باتیں دیکھنے کی ہیں

[۱] ۔۔ ایک تو یہ ہے کہ حضرت ام رومانؓ کو کتنا شوق تھا کہ کسی کو خبر بھی نہیں دی اور رخصتی کر دی ، اور جس طرح حضرت ابو بکرؓ کو رخصتی کرنے کی جلدی تھی ، ٹھیک اسی طرح حضرت ام رومان جو حضرت عائشہ کی والدہ تھیں ان کو بھی رخصتی کرنے کی جلدی تھی ، اور انہیں ماں باپ کی بیتابی کی وجہ سے حضرت عائشہ کی رخصتی صرف نو سال میں ہوئی ہے ، اور جب ماں باپ کو ہی جلدی ہو تو دوسروں کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے

[۲] ۔۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ خود حضرت عائشہؓ کو اس پر کبھی اعتراض نہیں ہوا بلکہ وہ اس پر فخر کرتی رہیں

اس لئے بھی جلدی رخصتی کی کہ حضورؐ سے حدیثوں کا اسلوب سیکھ سکیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ کوئی کتاب، یا کوئی چیز حفظ یاد کرنی ہو تو پندرہ سال عمر کے اندر اندر یاد ہوتی ہے، پندرہ سال کے بعد یاد نہیں ہوتی، اور کبھی یاد ہو گئی تو زمانہ تک یاد نہیں رہتی، حضرت عائشہؓ کے بارے میں ان کے والدین کا خیال یہ ہوا کہ ان کو جلدی سے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تا کہ یہ وحی کی زبان کا لہجہ بھی سیکھ لیں، اور حضور ﷺ سے حدیث سن کر یاد بھی کر لیں، یہ کام بعد میں اتنے اچھے انداز میں نہیں ہو سکتا تھا، اس لئے ان کو ۹ سال کی عمر میں رخصت کر دیا، اور اس کا ثمرہ یہ ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد [جنکے لئے حضور ﷺ نے حدیث یاد ہونے کی دعا کی تھی] سب سے زیادہ حدیثیں حضرت عائشہؓ کو یاد ہوئیں، اور وہ اتنی بڑی فقیہ بن کر امت کے سامنے آئیں کہ بڑے بڑے مسائل میں صحابہ کرام ان سے رجوع کرتے تھے،

اسی کا فائدہ یہ ہوا کہ وحی کی زبان سیکھی، اور 2210 حدیثیں روایت کیں، اور اس زمانے میں فقیہ بنیں، ان سے حضرت عمر جیسے جلیل القدر محدث حدیث سیکھنے آیا کرتے تھے

اس قول تابعی میں دیکھیں کہ حضرت عائشہؓ افقہ الناس تھیں

11.....عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: »كَانَتْ عَائِشَةُ، أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ (مستدرک للحاکم، ذکر الصحابیت من ازواج النبی ﷺ، نمبر 6748)

ترجمہ: حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صحابہ میں سے سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ

جاننے والی، اور رائے کے اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر رائے والی تھیں

حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ سے قرآت سیکھتی تھیں

اس حدیث میں دیکھیں کہ حضرت ام سلمہ کس طرح حضور سے قرآت سیکھتی تھی، اور اس کو بیان کرتی تھیں، حضرت عائشہ بھی ایسا ہی کیا کرتی تھیں

12....عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ،......، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَائَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا : »هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ« (ترمذی شریف، بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 2923)

ترجمہ: حضرت یعلی بن مملک فرماتے ہیں کہ، حضور ﷺ کی بیوی ام سلمہ سے حضور ﷺ کی قرآت کے بارے میں، اور نماز کے بارے میں پوچھا ۔۔۔ پھر حضور ﷺ کی قرآت کی تفصیل بیان کرتی تھیں، اور حرف بحرف تفسیر بیان کرتی تھیں

جس حضرت ام سلمہ حضور کی قرآت سیکھتی تھیں اسی طرح بچپنے میں حضرت عائشہ بھی حضور کی حدیثیں سیکھتی تھیں، اور یہ بچپنے میں زیادہ اچھا ہوتا ہے اس لئے بھی حضرت ابو بکرؓ نے بچپنے میں حضور ﷺ سے حضرت عائشہؓ کی شادی کرادی

نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر [6] چھ سال ہی تھی

احادیث، اور قرائن سے اس کا ثبوت

غیروں کے اعتراض سے بچنے کے لئے کچھ حضرات نے یہ تأثر دیا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال ہے، ممکن ہے کہ یہ بات صحیح ہو، لیکن احادیث، اور قرائن کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عمر شادی کے وقت چھ سال تھی، اور رخصتی کے وقت نو سال تھی، اور حضورؐ کے وصال کے وقت ۱۸ سال تھی

آپ ان احادیث کو دیکھیں کہ حضرت عائشہ حضور کے یہاں اپنی گڑیوں سے کھیلتی تھیں، اور گوڑیوں سے کھیلنا پندرہ سال کے اندر کی عمر میں ہوتا ہے، کیونکہ پندرہ سال کی عمر میں بچی کا ذوق بدل جاتا ہے وہ اب گوڑیوں سے نہیں کھیلتی، بلکہ اپنے دیہات کے رواج کے مطابق گھر کے کام کاج میں رہتی ہے، کوئی پنکھا بناتی ہے، کوئی چٹائی بناتی ہے، گڑیا سے تو کھیلنے کا اب ذوق ہی نہیں رہتا، اس لئے حضرت عائشہؓ جب دسیوں حدیثوں میں کہہ رہی ہے کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گوڑیا کھیلتی تھی، تو یہ طے ہے کہ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال ہی رہی ہوگی، جیسا کہ دسیوں حدیثوں میں موجود ہے

اس حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں

کسی کی پیدائش کا وقت اصل ہوتا ہے پوری زندگی اسی سے طے کی جاتی ہے، اس لئے اگر حضرت عائشہ چار نبوی میں پیدا ئیں ہیں، اور دس نبوی میں نکاح ہوا ہے تو حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال ہی ہوتی ہے

حضرت عائشہؓ چار نبوی میں پیدا ہوئی ہیں اس کے لئے یہ قول صحابی دیکھیں

13.....عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ قَالَ.... »وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وُلِدَتْ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ، وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سَوْدَةَ بِشَهْرٍ ((مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الصحابیات من ازواج النبی ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر 6716)

ترجمہ: حضرت عروہؓ کا آزاد کردہ غلام حضرت حبیبؒ سے روایت ہے کہ۔۔۔حضرت عائشہؓ کی پیدائش چار نبوی میں ہے، اور حضور ﷺ نے دس نبوی شوال میں حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا، اس وقت یہ چھ سال کی تھیں، اور حضرت سودہؓ کے نکاح کے ایک ماہ بعد حضرت عائشہؓ سے نکاح فرمایا

اس حدیث میں دونوں باتیں وضاحت کے ساتھ ہیں، کہ پیدائش چار نبوی کو ہے، اور چھ سال کی عمر میں نکاح دس نبوی میں ہے

ان احادیث میں صراحت کے ساتھ ہے

کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ [٦] سال تھی

پہلی حدیث

14۔۔۔عَنْ عَائِشَةَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ (مسلم شریف، بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَ ةَ، نمبر 3481/1422)

ترجمہ : حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ سات سال کی عمر میں حضورؐ سے نکاح ہوا ہے، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی گڑیا ان کے ساتھ ہوا کرتی تھیں، اور اٹھارہ سال کی عمر میں حضورؐ کا وصال ہوا ہے

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ بیان کی گئی ہے کہ سات سال کی عمر میں حضرت عائشہؓ کا نکاح ہوا ہے

اور یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ حضرت عائشہ کے ساتھ گڑیا بھی تھی، جس سے معلوم ہوا کہ واقعی ان کی عمر چھ سال ہی رہی ہے، کیونکہ سولہ سال کے بعد عورتیں گڑیا سے نہیں کھیلتی ہیں

دوسری حدیث

15۔۔۔ عن هشام عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ (بخاری شریف، بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا، 3896)

ترجمہ: حضرت ہشام اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا، پھر دو سال یا اس کے قریب آپ ٹھہرے رہے، اور حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، پھر ان سے رخصتی کی تو ان کی عمر نو سال تھی

اس حدیث میں بھی ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر چھ سال تھی، اور رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی

تیسری حدیث

اس حدیث میں ہے کہ ہجرت سے تین سال پہلے شادی ہوئی، اور ہجرت کے ۸ مہینے بعد رخصتی ہوئی ہے

16۔۔۔عَنْ عُرْوَةَ، تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا (بخاری شریف، بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ، وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، نمبر 5158)

ترجمہ: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی، اور رخصتی اس وقت ہوئی کہ ان کی عمر نو سال تھی، حضرت عائشہ حضور ﷺ کے پاس نو سال رہی تھیں

اس حدیث میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ کا نکاح چھ سال میں ہوا تھا

چوتھی حدیث

17۔۔۔وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »نَكَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سَنَوَاتٍ أَوْ سَبْعٍ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ، وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا، وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً (نسائی کبری شریف، الْبِنَاءِ بِابْنَةِ تِسْعٍ ،نمبر 5544)

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہؓ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں، کہ حضور ﷺ نے عائشہؓ سے چھ سال، سات سال کی عمر میں نکاح کیا، اور نو سال کی عمر میں رخصتی کی، اس وقت ان کا کھلونا حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھا، اور جب حضور کا وصال ہوا تو حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال تھی

حضور ﷺ کی وفات ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری میں ہے، اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال ہے تو اس اعتبار سے پانچ نبوی میں حضرت عائشہؓ کی پیدائش ہوگی، اس کے چھ سال بعد اگیارہ نبوی میں نکاح ہوا، اس کے تین سال بعد ایک ہجری میں نو سال کی عمر میں رخصتی، اور نو سال ساتھ رہ کر اٹھارہ سال کی عمر میں حضور ﷺ کی وفات بنتی ہے

اور یہ تمام حدیثیں نص قطعی ہیں، جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے، اس لئے نص قطعی سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا، اور رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی ہے ،

حضرت عائشہؓ کی صراحت کہ میں بہت بچی تھی

اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے صراحت کی ہیں کہ میں حضور کے گھر میں بہت نوعمر تھی، اس لئے کھلنے کا دل چاہتا تھا

اس کے لئے حدیث یہ ہے

18۔۔۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا، قَالَتْ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ «، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، الحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ (بخاری شریف، بَابُ نَظَرِ المَرْأَةِ إِلَى الحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ، نمبر 5236)

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ وہ اپنی چادر سے مجھے ڈھانک رہے ہیں، اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے، جب میں ہی تھک کر بیٹھ گئی تو حضورؐ ہٹے، پس تم اندازہ کرو کہ کم عمر لڑکی کھیل کود دیکھنے کس قدر شوقین ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ حضور ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اس لئے وہ نو سال ہی کی تھیں

کئی حدیثوں میں ہے کہ حضرت عائشہؓ جب رخصتی کر کے حضور ﷺ کے گھر میں تشریف لائیں تو وہاں چھوٹی بچیوں کے ساتھ گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، گڑیوں کے ساتھ کھیلنا نو سال کی عمر میں ہو سکتا ہے، اس سے بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت حضرت کی عمر چھ سال، اور رخصتی کے وقت نو سال تھی، سولہ سال نہیں، کیوں کہ سولہ سال کی عمر میں عورت گڑیوں سے نہیں کھیلتی ہے

گڑیوں سے کھیلنے کی پہلی حدیث

19 ---عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: »مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟« قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: »مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ؟« [ص: 284] قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: »وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟« قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ: »فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟« قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ (ابوداود شریف، بَابُ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ، نمبر 4932)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ غزوہ تبوک، یا غزوہ خیبر سے تشریف لا رہے

تھے، کہ ان کی پالکی میں ایک پردہ تھا، ہوا چلی تو حضرت عائشہ کے جو گڑئے تھے اس کا ایک کنارہ کھل گیا، حضور ﷺ نے پوچھا: عائشہ یہ کیا ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ میری گڑیاں ہیں!، حضورؐ نے ان گڑیوں کے درمیان ایک ایسا گھوڑا دیکھا جس پر کپڑے کے دو پر بھی تھے، تو حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہ یہ درمیان میں کیا ہے، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے، تو حضورؐ نے پوچھا گھوڑے پر یہ پر کیا ہے [کیونکہ گھوڑے کو پر نہیں ہوتے] ، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا دو پر ہیں، آپ نے تعجب سے فرمایا ، گھوڑے کو دو پر؟ تو میں نے کہا کہ آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر تھے ، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے اس جواب سے حضورؐ اتنے ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ غزوہ خیبر میں بھی اتنی چھوٹی تھیں کہ سفر میں بھی گڑیا ساتھ رکھتی تھیں

غزوہ خیبر محرم ۷ھ، مطابق مئی ۶۲۸ء میں ہوئی ہے، اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۴ سال کی بنتی ہے، بس یوں سمجھئے کہ یہ گڑیا رکھنے کی آخیر عمر ہے، اس لئے یہ بات طے ہے کہ حضرت عائشہؓ کی شادی ۶ سال کی عمر میں ہوئی ہے، اور رخصتی ۹ سال کی عمر میں ہوئی ہے

گڑیوں سے کھیلنے کی دوسری حدیث دیکھیں

20۔۔۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي، فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ، وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ (ابوداود شریف، بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ، نمبر 4931)

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں گوڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ میرے پاس میری سہیلیاں [گڑیا کھیلنے کے لئے] ہوتیں، جب حضور گھر میں تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں، اور جب حضور ﷺ چلے جاتے تو وہ لڑکیاں واپس آجاتیں

اس حدیث میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رخصتی کے بعد بھی حضورؐ کے گھر گڑیا سے کھیلا کرتی تھیں، اور ان کے ساتھ ان کی سہیلیاں بھی ہوتی تھیں، اور یہ بچپنے میں ہی ہوتی ہے

گڑیوں سے کھیلنے کی تیسری حدیث دیکھیں

21۔۔۔عَنْ عَائِشَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ (مسلم شریف، بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ، نمبر 3481/1422)

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ سات سال کی عمر میں حضورؐ سے نکاح ہوا ہے، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی گڑیا ان کے ساتھ ہوا کرتی تھیں، اور اٹھارہ سال کی عمر میں حضورؐ کا وصال ہوا ہے

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ بیان کی گئی ہے کہ نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اور

اس وقت گڑیا بھی ساتھ ہی تھی

جب رخصتی وقت گڑیا کے ساتھ تھی تو یہ طے ہے کہ نو سال کی عمر رہی ہوگی ، کیونکہ سولہ سال کی عمر میں عورت گڑیا سے نہیں کھیلتی ہے

اس لئے اتنی صراحت کے ساتھ دسیوں حدیثیں ہوں ،اور گڑیوں سے کھیلنے کی بھی دسیوں حدیثیں ہوں تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ١٦ سال ہے، یہ عمر تو حضورؐ کے وصال کے وقت کی بنتی ہے

سولہ سال کی عمر تھی تو رخصتی میں تین سال کی تاخیر کیوں کی

اگر یہ مان لیا جائے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر سولہ سال تھی، تو اس وقت وہ بالغ ہو چکی ہے تو پھر حضور ﷺ نے رخصتی کرنے میں تین سال کی تاخیر کیوں کی، اور ہجرت کے بعد کیوں رخصتی کی، تین سال کی تاخیر اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عمر نکاح کے وقت چھ سال ہی رہی ہوگی

اس حدیث میں دیکھیں کہ نکاح کے تین سال کے بعد ہجرت کے بعد حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہوئی ہے، اور وہ بھی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عائشہ کی ماں نے زور دیا ہے تب رخصتی ہوئی ہے

22۔۔۔قَالَ: »عَائِشَةُ.....، تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَعَرَّسَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَكَانَتْ يَوْمَ ابْتَنَى بِهَا بِنْتَ تِسْعِ سِنِينَ (مستدرک للحاکم، ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نمبر 6716)،

اس قول صحابی میں ہے کہ شوال دس نبوی میں نکاح ہوا، اور تین سال بعد شوال پہلی ہجری میں رخصتی ہوئی ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر ٦ سال ہی ہے

حضورؐ نے حضرت عائشہ پر بے پناہ مہربانیاں کی ہیں

حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر میں تھیں اس لئے حضور ﷺ نے انکے بچپنے کی بہت رعایت کی، اور زندگی بھر ایسا کوئی ناخوشگوار معاملہ نہیں ہونے دیا، جس سے یہ محسوس ہوتا ہو کہ حضور ﷺ اور حضرت عائشہ کی عمر میں کافی تفاوت ہے، حضور ﷺ نے ہمیشہ انکے بچپنے کا خیال رکھا، اور ان کے ساتھ رواداری کا معاملہ فرمایا

ان احادیث میں دیکھیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمائش کی حضور ﷺ نے اس سے زیادہ ان کی رعایت کی،

مثلا۔۔حضرت عائشہؓ اہل حبشہ کے کھیل کو دیکھنے کے لئے حضورؐ کی اوٹ میں گھنٹوں کھڑی رہی تو حضورؐ بھی ان کو اوٹ دینے کے لئے گھنٹوں کھڑے رہے، پھر جب حضرت عائشہؓ ہی تھک کر ہٹ گئیں تب حضورؐ وہاں سے ہٹے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے

23۔۔۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا، قَالَتْ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ «، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، الحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ (بخاری شریف، بَابُ نَظَرِ المَرْأَةِ إِلَى الحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ، نمبر 5236)

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ وہ اپنی چادر سے مجھے ڈھانک رہے ہیں، اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے، جب میں ہی تھک

کر بیٹھ گئی تو حضورﷺ ہٹے، پس تم اندازہ کرو کہ کم عمر لڑکی کھیل کود دیکھنے کس قدر شوقین ہوتی ہے۔

اس حدیث میں دو باتیں ہیں

[۱] ایک تو یہ کہ حضورﷺ نے حضرت عائشہ کی کتنی رعایت کی کہ جب تک وہ تھک کر نہیں بیٹھیں، آپ وہاں کھڑے رہے

حضرت عائشہ سہیلیوں کے ساتھ گڑیا کھیلتی تھی، حضورﷺ نے اس کو بار بار دیکھا لیکن کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا، بلکہ ہر بار دیکھ کر مسکرا گئے

حضرت عائشہ گڑیا لیکر سفر میں جاتی رہیں، آپ نے کبھی منع نہیں کیا، بلکہ اس کی ہمت افزائی کی، اور مسکراتے رہے، اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نے کبھی بھی کسی کام کے لئے حضرت عائشہؓ کو مجبور نہیں کیا بلکہ، یہ تو صرف دین سیکھنے کے لئے اتنی جلدی رخصتی کی گئی تھی

[۲] اور دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اس وقت نئ عمر کی تھیں، ایسے کھیل دیکھنے کا دل چاہتا تھا، جس سے ثابت ہوا کہ رخصتی کے وقت ان کی عمر ۹ سال کی تھی۔

اس لئے لوگوں کا یہ اعتراض کہ حضورﷺ نے اس بچی کے ساتھ شادی کیوں کی یہ اعتراض صحیح نہیں ہے

۱۶ عورتوں سے نکاح کرنے کی 5 مصلحتیں ہیں

یہ بات تو آپ کو پتہ ہے کہ صرف حضرت عائشہؓ کنواری تھیں، باقی تمام بیویاں بیوہ تھیں، نعوذ باللہ اگر آپ عیاش ہوتے تو پہلی دو شادیاں اپنے سے زیادہ عمر کی بیوہ سے کیوں کرتے، آپؐ تو پہلے ہی کنواری لڑکیوں سے نکاح کرتے، یہ بھی آپ کو پچھلی حدیث سے پتہ ہے کہ حضرت عائشہ جو کنواری تھیں، وہ شادی بھی اللہ نے کروائی تھی حضورؐ نے اپنی مرضی سے پیش کش نہیں کی تھی، اور اس جلدی کرنے پر حضرت ابو بکرؓ کی بیتابی تھی۔

[۱] پہلی مصلحت ۔۔ان بیواؤں کو کوئی سہارا مل جائے، یہ ساری بیوہ پریشان تھیں کہ کہاں شادی کریں اور کس کے گھر جائیں، آپ نے نکاح کر کے ان تمام کو زندگی بھر کا سہارا دیا

[۲] دوسری مصلحت ۔۔ یہ بیوائیں مختلف خاندانوں کی ہیں، ان تمام خاندانوں سے آپ کی رشتہ داری ہوئی، یہ تمام خاندان کے لوگ آپ کے قریب آئے، کوئی سالہ بنا، کوئی سالی بنی، کوئی خسر بنے، اور کوئی ساس بنی، اور یہ سارا کنبہ آپ کے ساتھ مل گئے، بعد میں یہ لوگ دین اسلام کے ہمدرد بنے، خود بھی مسلمان ہوئے، اور ان کی کوششوں سے ان کے سارے خاندان والے مسلمان ہوئے، اس کی وجہ سے پورے عرب میں بہت جلد اسلام پھیل گیا

، اس کے لئے آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں

[۳] تیسری مصلحت ۔۔ان جتنے خاندانوں سے آپ کی رشتہ داری ہوئی ،ان سب کو دامادگی کی وجہ سے اللہ ان کو بلند درجات دیں گے۔،ان شاء اللہ

اس حدیث کو پھر پڑھیں

24.....عَنِ الْمِسْوَرِ،..... رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " .... وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي، وَسَبَبِي، وَصِهْرِي "،َ(مسند احمد، باب، حدیث مسور بن مخرمہ، نمبر 18907) مستدرک للحاکم، ذکر مناقب فاطمہ، بنت رسول ﷺ نمبر 4747)

ترجمہ : حضور ؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے نسب کے ساتھ جن کا تعلق ہے، یا میری رشتہ جن کے ساتھ ہو، یا میرے ساتھ دامادگی کا رشتہ ہے، وہ کام آئے گا

اس حدیث کے مطابق یہ تمام خاندان کل قیامت میں حضور کی دامادگی کی وجہ سے بخشے جائیں، حضور کو یہ بہت پسند تھا کہ یہ تمام لوگ کسی نہ کسی طرح بخشے جائیں، یا ان کا درجہ بلند ہو جائے اس لئے آپ نے ان تمام سے نکاح کر کے بخشش کا پروانہ دیا، یہ ہے ۱۶ عورتوں سے نکاح کی اصل وجہ، لوگ خواہ مخواہ اعتراض کرتے ہیں کہ اتنی عورتوں سے نکاح عیاشی کے لئے تھا، ان لوگوں کو حقیقت حال سے واقف ہونا چاہئے

[۴] چوتھی مصلحت ۔۔ یہ عورتیں حضور کے گھر میں حدیث سنیں ،اور گھر کے اندر کے مسائل کے بارے میں جو لوگوں سے مخفی ہوتے ہیں، وہ سنیں ،اور ان کو یاد کریں ،اور دین کی ان باتوں کو

قیامت تک آنے والی امت کو پہنچائیں، یہ کام اتنا آسان نہیں تھا کہ ایک دو عورتیں یہ کام کرلیں، اس لئے مختلف مصلحتوں کی بنیاد پر آپ نے اتنی شادیاں کیں ، ہرگز ہرگز یہ عیاشی کے لئے نہیں تھی، بلکہ دین کو عام کرنے کی خاطر تھی

[۵] پانچویں مصلحت ۔۔ان عورتوں میں سے کسی نے کبھی اعتراض نہیں کیا کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے، اور نہ انکے والدین یا خاندان والوں نے کبھی اعتراض کیا ہے، بلکہ انہوں نے اس رشتہ داری پر فخر کا اظہار کیا ہے،تو آج چودہ سو سال بعد کیوں کچھ لوگ وکیل بن کر اعتراض کرتے ہیں
یہ پانچ بڑی بڑی مصلحتیں ہیں جن کی بنا پر آپ نے ۱۶ خاتون سے نکاح کیا، اوران کے ذریعہ سے اسلام کو عام کیا، بلکہ یوں کہا جائے کہ ان بیواوں کو بھرپور سہارا دیا۔

عالمی رکارڈ میں ہے کہ لینا مدینہ نے

5سال کی عمر میں بچہ جنم دیا

lina medina، جنوبی امریکہ peru کی لڑکی تھی، جس نے پانچ سال، سات ماہ، 21 دن کی عمر میں 14 مئی 1939ء میں بچہ جنم دیا، اس کے لئے وکی پیڈیا کی عبارت دیکھیں

From Wikipedia, the free encyclopedia

Lina Marcela Medina de Jurado (Spanish pronunciation: [?lina me??ina]; born 23 September 1933)it is a Peruvian woman who became the youngest confirmed mother in history when she gave birth to son Gerardo on 14 May 1939, aged five years, seven months, and 21 days, Based on the medical assessments of her pregnancy, she was less than five years old when she became pregnant, which was possible due to precocious puberty

ترجمہ: Wikipedia, the free encyclopedia سے یہ بات نقل کی جا رہی ہے

lina کا (ہسپانوی تلفظ: [lina me'ðina'؛ پیدائش 23 ستمبر 1933) یہ ایک پیرو ملک کی لڑکی ہے جو تاریخ کی سب سے کم عمر تصدیق شدہ ماں بنی ہے، جب اس نے 14 مئی 1939 کو بیٹے (Gerardo) جیرارڈو کو جنم دیا، اس وقت اس لڑکی کی عمر پانچ سال، سات ماہ اور 21 دن تھی۔ اس کے حمل کے طبی جائزوں کی بنیاد پر، جب وہ حاملہ ہوئی تو اس کی عمر پانچ سال سے کم تھی، جو کہ قبل از وقت بلوغت کی وجہ سے ممکن تھا۔

ویکی پیڈیا کی اس رکارڈ سے معلوم ہوا کہ پانچ سال کی عمر میں بچہ پیدا ہوسکتا ہے، اس لئے حضور ﷺ نے چھ سال کی عمر میں حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو کوئی ناممکن بات نہیں کی ہے، اس پر اعتراض کی گنجائش نہیں ہے

Lina medina Peru کی اس کے بچے کے ساتھ یہ تصویر ہے جو ویکی پیڈیا پر ہے

Lina medina Peru نے 5 سال سات ماہ 21 دن کی عمر میں 14 مئی 1939ء میں بچہ جنم دیا۔۔ گنیز بک (Guinness World Records) میں یہ پہلی عورت کم عمری میں بچہ دینے والی کے طور پر درج ہے

Lina marcela medina Peru کی پیدائش 23 ستمبر 1933 میں ہے، اور جنوبی امریکہ peru کے ایک گاؤں Ticrapo کی رہنے والی تھی۔۔، یہ عورت 91 سال کی عمر تک 2024ء تک زندہ رہی ہے

، اس کا لڑکا Gerardo پیدائش کے وقت صحت مند تھا، اور 1979ء تک زندہ رہا تھا

نوٹ: معذرت کے ساتھ معلومات کے لئے یہ فوٹو دے رہا ہوں، ادارہ

NHS، کا ورڈ ریکارڈ یہ ہے

کہ لڑکی 8 سال میں بالغ ہونا شروع ہوجاتی ہے

انگلینڈ میں NHS ہے، یعنی National Health Service ہے جو حفظان صحت کا رکارڈ رکھتی ہے، اس کے رکارڈ میں یہ عبارت ہے، جس میں ہے کہ لڑکی عموماً 11 سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے، اور لڑکا 12 سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے، لیکن 8 سال سے 13 سال کے درمیان کسی وقت بھی لڑکی بالغ ہوسکتی ہے۔

جب 8 سال میں لڑکی بالغ ہوسکتی ہے، یہ عالمی رکارڈ ہے، تو حضرت عائشہؓ کی رخصتی کئی مصلحتوں کی وجہ سے 9 سال کی عمر میں کروادی تو اس میں کیا حرج ہے، اور لوگ کیوں حضور ﷺ پر اعتراض کر رہے ہیں

NHS، کا رکارڈ دیکھیں

The average age for girls to start puberty is 11, while for boys the average age is 12.

But it's perfectly normal for puberty to begin at any point between the ages of 8 and 13 in girls and 9 and 14 in boys.

ترجمہ: لڑکیوں کی بلوغت شروع کرنے کی اوسط عمر 11 سال ہے جبکہ لڑکوں کی اوسط عمر 12 سال ہے لیکن لڑکیاں 8 سال سے 13 سال کے درمیان کبھی بھی بالغ ہونا شروع ہوسکتی ہیں، اور لڑکے 9 سال سے 14 سال کے درمیاں کبھی بھی بالغ ہونا شروع ہوسکتے ہیں، یہ معمول ہے

نوٹ:۔ اس 8 سال کی عمر میں بالغ ہونے کے عالمی رکارڈ سے لوگوں کا اعتراض ختم ہوجانا چاہئے

ورڈ رکارڈ میں ہے کہ کتنی عورتوں نے

9 سال کی عمر میں بچہ جنم دیا

اگر نو سال کی عمر میں کئی عورتوں نے بچہ دیا ہے، جن کا ورڈ رکارڈ ہے تو، اگر نو سال کی عمر میں کئی مصلحتوں کی وجہ سے حضرت عائشہ کی رخصتی ہوئی تو اس میں اعتراض کرنے کی کیا ضرورت ہے

نو سال کی عمر میں بچہ پیدا ہونے کا پہلا رکارڈ۔۔۔یہ سب سنٹرنیٹ سے لئے گئے ہیں

Girl, 9, Gives Birth in Mexico

By ABC News February 6, 2013

By Anne Laurent:

A 9-year-old Mexican girl, under the reported name of Dafne, gave birth to a baby girl on Jan. 27, 2013 in Jalisco, Mexico. Both mother and child are at home and healthy, Dr. Enrique Rabago, director of Zoquipan Hospital,

ترجمہ:۔میکسیکو کی 9 سالہ لڑکی نے بچہ جنم دیا

اے بی سی نیوز کے ذریعے 6 فروری 2013۔رکارڈ درج کرنے والا، Anne Laurent میکسیکو کے شہر جالیسکو میں 27 جنوری 2013ء کو ایک 9 سالہ میکسیکن لڑکی، جس کا نام ڈافنے بتایا گیا ہے، نے ایک بچی کو جنم دیا۔ماں اور بچہ دونوں گھر پر ہیں اور صحت مند ہیں، زوکیپن ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایزیک رابا گو نے اس کی خبر دی ہے

اس ABC News کی خبر میں دیکھیں کہ Dafne نے نو سال کی عمر بچہ جنم دیا ہے۔

نوسال کی عمر میں بچہ پیدا ہونے کا دوسرا رکارڈ

The telegraph

By Malcolm Moore in Shanghai

03 February 2010

Nine-year-old Chinese girl gives birth

A nine-year-old schoolgirl has become one of the world's youngest mothers after giving birth to a 6lb baby by caesarian section.

The baby was delivered on January 27 2010 at a hospital in Changchun, in the North Eastern Chinese province of Jilin, when the girl was eight-and-a-half months pregnant, according to a local newspaper...

ترجمہ:۔دی ٹیلی گراف ۔۔۔شنگھائی میں میلکم مور کے ذریعہ 3 فروری 2010ء

نوسالہ چینی بچی نے بچہ جنم دیا۔

نوسالہ اسکول کی بچی سیزرین سیکشن کے ذریعے 6 پونڈ وزنی بچے کو جنم دینے کے بعد دنیا کی کم عمر ترین ماؤں میں سے ایک بن گئی ہے۔

ایک مقامی اخبار کے مطابق، 27 جنوری 2010 کو شمال مشرقی چینی صوبے جیلن کے چانگچن کے ایک ہسپتال میں بچے کی پیدائش ہوئی، جب لڑکی ساڑھے آٹھ ماہ کی حاملہ تھی

س چینی اخبار میں دیکھیں کہ نوسال کی بچی نے بچہ جنم دیا، بسا اوقات آٹھ سال کی بچی بالغ ہوجاتی ہے، اس لئے حضرت عائشہؓ کی شادی نوسال میں ہوئی تو اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے

8 سال کی عمر میں بچہ پیدا ہونے کا تیسرا ریکارڈ

ZBC news online

date 20 january 2023

8-year-old Bindura girl gives birth

Story by Tapiwa Machemedze

THE 8-year-old girl from Bindura who fell pregnant after being raped last year has safely given birth to a baby girl.

She gave birth through Caesarean Section at the Bindura Provincial Hospital on Thursday morning.

Bindura Hospital Superintendent, Dr Budirirai Gwagwa told the ZBC News that both mother and child are in stable condition.

ترجمہ: ZBC نیوز آن لائن date 20 january 2023

8 سالہ بندورا لڑکی نے جنم دیا۔

Tapiwa Machemedze کی کہانی

بندورا کی 8 سالہ بچی جو گزشتہ سال عصمت دری کے بعد حاملہ ہو گئی تھی اس نے بحفاظت ایک بچی کو جنم دیا ہے۔۔۔اس نے جمعرات کی صبح بندورا صوبائی ہسپتال میں سیزرین سیکشن کے ذریعے جنم دیا۔

بندورا ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ، ڈاکٹر بڈ یرائے گواگوا نے زیڈ بی سی نیوز کو بتایا کہ ماں اور بچہ دونوں کی حالت مستحکم ہے

اس نیوز میں دیکھیں کہ آٹھ سال کی Bindura کی لڑکی نے آٹھ سال کی عمر میں 20 جنوری 2023ء میں بچہ جنم دیا۔۔۔ یہ سب انٹرنیٹ سے لئے گئے ہیں

اس لئے حضرت عائشہؓ کی شادی نو سال میں ہوئی تو اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے

حضور ﷺ نے 16 عورتوں سے شادی کی ان کے نام

25۔۔۔مستدرک للحاکم کی حدیث میں ان بیویوں کا ذکر اس طرح ہے

15۔۔۔قال ابو عبیدة فأول من تزوج ﷺ من نسائه فى الجاهلية

[1]۔خديجة

[2]۔ثم تزوج بعد خديجة سوده بنت زمعة بمكة فى الاسلام

[3]۔ثم تزوج عائشة قبل الهجرة بسنتين

[4]۔ثم تزوج بالمدينة بعد وقعة بدرسنة اثنتين من التاريخ ام سلمة

[5]۔ثم تزوج حفصة بنت عمر ايضا سنة اثنتين من التاريخ فهؤلاء الخمسة من قريش

[6]۔ثم تزوج فى سنة ثلاث من التاريخ زينب بنت جحش

[7]۔ثم تزوج فى سنة خمس من التاريخ جويرية بنت الحارث

[8]۔ثم تزوج سنة ست من التاريخ أم حبيبة بنت ابى سفيان

[9]۔ثم تزوج سنة سبع من التاريخ صفية بنت حيي

[10]۔ثم تزوج ميمونة بنت الحارث

[11]۔ثم تزوج فاطمة بنت شريح

[12]۔ثم تزوج زينب بنت خزيمة

[13]۔ثم تزوج هند بنت يزيد

[14]۔ثم تزوج اسماء بنت النعمان

[15]۔ثم تزوج قتيلة بنت قيس أخت الاشعث

[16]۔ثم تزوج سناء بنت الصلت السلمية

(مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب تسمیۃ ازواج رسول اللہ ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر 6713)

یہ 16 خاتوں ہیں جن سے حضور ﷺ نے نکاح کیا ہے، ان کا نام بھی ہے، اور کب نکاح کیا ہے، اور کس کے بعد کس سے نکاح ہوا اس کا ذکر بھی ہے

حضرت عائشہ کی پیدائش اور وفات کے بارے میں دلائل

26....وُلِدَتْ فِی السَّنَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَتزوَّجها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِی شَوَّالٍ وَهِیَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ، وَتزوَّجها بَعْدَ سَوْدَةَ بِشَهْرٍ ((مستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الصحابیات من ازواج النبی ﷺ، ج۴، ص۶، نمبر 6716)

اس قول صحابی میں ہے کہ حضرت عائشہ نبوت کے چوتھے سال میں پیدا ہوئیں

27....قَالَ: »عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا.....، تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی شَوَّالٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَعَرَّسَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَكَانَتْ يَوْمَ ابْتَنَى بِهَا بِنْتَ تِسْعِ سِنِينَ (مستدرک للحاکم، ذِکْرُ الصَّحَابِیَّاتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نمبر 6716)،

اس قول صحابی میں ہے کہ حضرت عائشہؓ سے شوال دس نبوی میں حضور سے نکاح ہوا۔۔اور پہلی ہجری شوال میں رخصتی ہوئی

28۔۔يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَهَا سَبْعُ سِنِينَ، وَدَخَلَ بِهَا وَلَهَا تِسْعُ سِنِينَ، وَقُبِضَ عَنْهَا وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً، وَتُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَمَنَ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ (مستدرک للحاکم، ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نمبر 6714)

اس قول صحابي سے معلوم ہوا کہ حضور کے وصال کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی

29۔۔وَمَاتَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْوِتْرِ، وَدُفِنَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا بِالْبَقِيعِ لِخَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَرْوَانُ غَائِبًا، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْلُفُهُ (مستدرک للحاکم، ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نمبر 6715)،

اس قول صحابي میں ہے کہ ۱۵ رمضان منگل کے دن وفات ہوئی

30....وَتُوُفِّيَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ (مستدرک للحاکم، ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نمبر 6716)

اس قول صحابي میں ہے کہ ۵۸ ہجری میں حضرت عائشہؓ کی وفات ہوئی، یعنی

حضرت عائشہ کی وفات ۱۵ رمضان ۵۸ھ مطابق ۱۳ جولائی ۶۷۸ء بروز منگل ہے

C:\Users\pc\Desktop\hazrat aaisha\aaisha.inp 05/08/2025 19:18 PAGE 63 (1,1)

حضرت عائشہؓ کی زندگی ایک نظر میں

حضرت عائشہؓ کی پیدائش ۔۴ نبوی، مطابق جولائی ۶۱۳ء

اس وقت حضورؐ کی عمر ۴۴ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی شادی شوال ۱۰ نبوی، مطابق مئی ۶۱۹ء ۶ سال کی عمر میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۵۰ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی رخصتی شوال پہلی ہجری، مطابق ۱۷/اپریل ۶۲۳ء میں، ۹ سال کی عمر میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۵۴ سال تھی

حضورؐ کی وفات ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۶۳ اسلامی سال تھی

اور حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی وفات ۱۵ رمضان ۵۸ھ مطابق ۱۳ جولائی ۶۷۸ء بروز منگل ہے

اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۶۶ سال تھی۔

حضرت عائشہؓ سے 2210 حدیثیں مروی ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ کے بعد ہیں

بحوالہ: مستدرک للحاکم، ذکر الصحابیات من ازواج الرسول، حدیث نمبر 6716

نوٹ:۔ تاریخ میں اختلاف کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کی یہ تقریبی تاریخ ہے

ثمیر الدین قاسمی، 17-7-2025

تمت بالخیر

بڑی محنتوں کے بعد یہ رسالہ تیار ہوا ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس محنت کو قبول فرمائے، اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے

آمین یارب العالمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، و الصلوة و السلام علی رسوله الکریم و علی اله و اصحابه اجمعین الی یوم الدین ۔رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

احقر ثمیر الدین قاسمی، غفرلہ، مانچیسٹر، انگلینڈ

23-7-2025

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

E samiruddinqasmi@gmail.com

Mobile (00 44) 07459131157